١٤٩/٢٩-٣١

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

① سیاہ رنگ سر کے بالوں اور ڈاڑھی میں لگانا کیسا ہے؟

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اگر چالیس سال کی عمر سے پہلے کسی کے بال سفید ہوجائیں تو اس کے لیے سیاہ رنگ لگانا جائز ہے کیا یہ درست ہے؟

② نیز بعض جگہ ایسا رنگ ملتا ہے جس کو ڈارک براؤن کہا جاتا ہے۔ لیکن لگانے کے بعد وہ سیاہ نظر آتا ہے۔ کیا یہ رنگ لگانا جائز ہے۔

③ سپاہیوں اور مختلف اداروں کے چوکی داروں یا جس شخص کی نئی شادی ہوئی ہو ان کے لیے بڑی عمر میں سفید بالوں کو سیاہ رنگ لگانا جائز ہے؟

سائل

محمد رضوان

شاہ فیصل کالونی کراچی

0310 2554313

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ داڑھی اور سر کے بالوں میں سیاہ رنگ لگانا عام حالات میں جائز نہیں ہے، البتہ یہ حکم بعض اغراض کے بدلنے کی وجہ سے بدل جاتا ہے، جو کہ مندرجہ ذیل ہے:

١۔ مجاہد کا دشمنوں پر رعب ڈالنے کے لیے

(جاری ہے)

کالا خضاب لگانا جائز ہے۔

۲۔ چالیس سال سے پہلے بیماری کی وجہ سے سفید بال نکل آئیں تو اس کو کالا خضاب لگانا ازالہ عیب کے لئے جائز ہے، تاکہ برا نہ لگے، کیونکہ سفید بال قبل از وقت عیب شمار ہوتے ہیں، اور ازالہ عیب شرعاً درست ہے۔

۳۔ چالیس سال سے زیادہ عمر کے آدمی کا اپنے آپ کو جوان دکھانے کے لئے کالا خضاب لگانا ناجائز ہے، کیوں کہ یہ دھوکہ ہے، اور دھوکہ کی حرمت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

۱۔ چالیس سال سے قبل کالا خضاب سر اور داڑھی کے بالوں میں لگانے کی گنجائش ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ خالص سیاہ خضاب کے بجائے سرخی مائل خضاب لگایا جائے۔

۲۔ اگر مذکورہ رنگ بالوں کو خالص سیاہ نہیں کرتا بلکہ سیاہی مائل بہ سرخ کرتا ہے تو اس کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔

۳۔ چالیس سال سے پہلے کالا رنگ لگانے کی اجازت ہے، لیکن چالیس سال

(جاری ہے)

Scanned by CamScanner

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء

Date

کے بعد لگانا ناجائز ہے، کیوں کہ یہ دھوکہ ہے۔

لمافي تکملة فتح الملهم:

"تفصيل الكلام في ذلك أن الخضاب بالسواد يختلف حكمه باختلاف الأغراض على الشكل التالي:

١- أن الخضاب بالسواد من الغزاة ليكون أهيب في عين العدو فهذا جائز بالاتفاق"

٢- أن يفعله الرجل للغش والخداع، وليري نفسه شابا، وليس بشاب فهذا ممنوع بالاتفاق؛ لاتفاق العلماء على تحريم الغش والخداع."

٣- أن يفعله للزينة، وهذا فيه اختلاف، فأكثر العلماء على كراهته تحريما ... وذكر السرخسي: أن الأصح أن الخضاب للتزين للزوجة جائز"

(كتاب اللباس والزينة، باب استحباب خضاب الشيب: ١٤٩/٤-١٥٠، دار العلوم)

وقال في سنن ابن ماجه:

"... قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أحسن ما اختضبتم به لهذا السواد، أرغب لنسائكم فيكم، وأهيب لكم في صدور عدوكم" اسناده ضعيف" (كتاب اللباس، باب الخضاب بالسواد: ٢٣٠/٥، دار الجيل بيروت)

وفي أوجز المسالك:

"وقد خضب بالسواد من الصحابة عقبة بن عامر، والحسن، والحسين، وخضب به محمد بن علي بن أبي طالب وجماعة من التابعين."

وقال النووي يحرم خضابه على الأصح، وقيل: يكره تنزيها، والمختار التحريم؛ لقوله صلى الله عليه وسلم في مسلم: "اجتنبوا السواد" وهذا مذهبنا. وفي "المحلى" عند احمد يكره كراهة تحريم، كما في "المغنية" وهو مذهب ابو حنيفة،

وقد حمل النهي بعض من أباح الخضاب بالسواد على ما إذا غر به إمرأة، قال أيوب: عن ابن سيرين لا أعلم بخضاب السواد بأسا إلا أن يغر به إمرأة.

..... عن عائشة رضي الله عنها مرفوعا: "إذا خطب أحدكم امرأة وهو يخضب بالسواد فليعلمها أنه يخضب ولا يغرن بها" وفيه عيسى بن ميمون وهو ضعيف. واعتذر ابن عاصم عن حديث (اجتنبوا السواد) بأنه في حق من صار شيب رأسه مستبشعا ولا يطرد ذلك في حق كل واحد: عن ابن شهاب: كنا نخضب بالسواد إذ كان الوجه جديدا، فلما نغض الوجه والأسنان تركناه"

(جاری ہے)

Date______

(كتاب الشعر، باب ماجاء في صبغ الشعر: ١٧/٤٢-٤٧، دار القلم)

وفي الرد:

"ويكره بالسواد أي: لغير الحرب قال في "الذخيرة": أما الخضاب بالسواد للغزو ليكون أهيب في عين العدو، فهو محمود بالاتفاق، وإن ليزين نفسه للنساء فمكروه، وعليه عامة المشايخ....."

(كتاب الحظر والإباحة، فصل في البيع: ٩/٦٩٦، ط حقانية) فقط

والله أعلم بالصواب

كتبه امان الله نورستاني

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٣/٧/١٤٣٩هـ، ٢١/٣/١٨م

الجواب صحيح

٩/٧/١٤٣٩هـ

الجواب صحيح

٩/٧/٣٩هـ

جامعة فاروقية